چہل حدیث

سلام کے فضائل و مسائل

مع ضروری تشریحات

جمع و ترتیب

سعد محمد راشد

فاضل دار العلوم کراچی

پسند فرمودہ

حضرت مولانا المفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مدظلہ

زمزم پبلشرز

چہل حدیث

سلام کے فضائل و مسائل

مع ضروری تشریحات

جمع و ترتیب

سعد محمد راشد

(فاضل دار العلوم کراچی)

پسند فرمودہ

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری

ناشر

زم زم پبلشرز

شاہ زیب سینٹر، نزد مقدس مسجد، اردو بازار۔ کراچی فون : 77 25 673

محمد نجیب خان
پرنسپل
حرا فاؤنڈیشن اسکول
جامعہ دارالعلوم کراچی

کتاب کا نام	:	سلام کے فضائل ومسائل
تاریخ اشاعت	:	اکتوبر ۱۹۹۹ء
باہتمام	:	احباب زم زم پبلشرز
کمپوزنگ	:	فاروقِ اعظم کمپوزرز
سرورق	:	مطلوب
مطبع	:	
ناشر	:	زم زم پبلشرز، اردو بازار۔ کراچی فون : 7725673
دیگر ملنے کے پتے	:	دارالاشاعت، اردو بازار کراچی
		اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ کراچی
		صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک۔ کراچی فون : 7224292
		مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار۔ لاہور

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ
سلام کی ابتداء	۷
سلام کی فضیلت اور اہمیت	۹
سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے	۱۹
ابتدا بالسلام کی فضیلت	۲۰
کسی گھر یا کسی مجلس میں پہنچتے وقت سلام	۲۱
اپنے گھر والوں کو سلام	۲۳
سلام نہ کرنے والا سب سے زیادہ بخیل ہے	۲۵
کون کس کو سلام کرے	۲۶
سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے	۲۶
عورتوں کو سلام کرنا	۲۷
بچوں کو سلام کرنا	۲۷
چھوٹے بڑوں کو سلام کریں	۲۸
دوسرے کا سلام پہنچانا	۲۹
بغیر سلام کئے کسی کے پاس داخل نہ ہوں	۳۰

صفحہ	عنوان

۳۱	❋ سلام راستہ کے حقوق میں داخل ہے
۳۲	❋ سلام کے ذریعہ آپس کی رنجشوں کو دور کرنا
۳۳	❋ کس حالت میں سلام کرنا درست نہیں
۳۴	❋ خلاف شرع عمل کرنے والے کو سلام کا جواب نہ دیا جائے
۳۵	❋ ایک آدمی کا سلام کرنا اور جواب دینا کافی ہے
۳۶	❋ درمیانی آواز سے سلام کیا جائے
۳۷	❋ مصافحہ
۳۸	❋ غیر مسلموں سے سلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! عزیزم مولوی حافظ سعد محمد راشد حفظہ اللہ تعالیٰ نے یہ ایک چہل حدیث مرتب کی ہے جو سلام کے موضوع سے متعلق ہے ماشاء اللہ عزیز موصوف نے بہت اچھا انتخاب کیا ہے اور ضروری فضائل و مسائل جمع کر دیئے ہیں، اللہ تعالیٰ شانہ عزیز موصوف کے قلم میں اور عمر میں اور نشر علوم کے ارادوں میں برکت عطا فرمائے اور مزید ترقیات سے نوازے۔

وباللہ التوفیق

العبد الفقیر عفاعنہ محمد عاشق الٰہی بلند شہری

المدینۃ المنورہ

۱۴۱۹/۶/۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد! احادیث مبارکہ میں سلام کے بہت سے فضائل و مسائل وارد ہوئے ہیں احقر نے کتب حدیث کا مطالعہ کرکے احادیث متعلقہ سلام میں سے چالیس حدیثوں کا انتخاب کیا ہے سلیس اردو زبان میں ترجمہ کے ساتھ ساتھ ضروری تشریحات بھی درج کردی ہیں۔

یہ رسالہ میرے استاد محترم حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب البرنی دامت فیوضہم کی شفقت اور سرپرستی کا ثمرہ ہے، حضرت موصوف نے میری بہت حوصلہ افزائی فرمائی بامحاورہ ترجمہ اور جگہ جگہ ضروری تشریحات آپ ہی کی نوازش اور توجہ سے صفحہ قرطاس کی زینت بن گئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت کا سایۂ عاطفت قائم دائم رکھے اور حضرت موصوف سے استفادہ کرنے کی مزید توفیق دے اور اس رسالہ کو مسلمانوں کے لئے نافع اور مفید بناتے ہوئے اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کو میرے اور میرے والدین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ وھو علی مایشاء قدیر و بالاجابۃ جدیر۔

احقر سعد محمد راشد عفی عنہ

المدینۃ المنورہ

۲۰/۶/۱۴۱۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چالیس حدیثیں

متعلّقہ

سلام

سلام کی ابتداء

① ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ یَابْنَ اٰدَمَ اذْهَبْ اِلٰی اُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰی مَلَاءٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٌ فَقُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ قَالُوْا عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ بَنِیْكَ بَیْنَهُمْ﴾

(رواہ الترمذی کمافی مشکاۃ المصابیح ص: ۴۰۰)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کے اندر روح پھونک دی تو ان کو چھینک آئی انہوں نے الحمد للہ کہا ان کے رب نے یرحمک اللہ فرمایا اور فرمایا کہ اے آدم ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کو جاکر السلام علیکم کہو، حضرت آدم علیہ السلام نے وہاں پہنچ کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا تو فرشتوں نے اس کے جواب میں عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ کہا پھر وہ واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بلاشبہ یہ تحیہ ہے تمہارا اور آپس میں تمہارے بیٹوں کا۔" (ترمذی)

تشریح: اس حدیث شرف سے معلوم ہوا کہ انسانوں میں سلام کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ اللہ تعالیٰ بشانہ نے سب انسانوں کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم دیا کہ فرشتوں کو جاکر سلام کرو انہوں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا فرشتوں نے اس کا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا تحیہ ہے کہ جب آپس میں ملاقات کریں تو اس طرح ایک دوسرے کو دعاء دیا کریں اللہ تعالیٰ کا دین اسلام ہے اس میں دنیا و آخرت کی سلامتی ہے جب آپس میں ملاقات کریں تو ملاقات کرنے والا بھی سلامتی کی دعاء دے یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے اور جس کو سلام کیا ہے وہ بھی اس کے جواب میں سلامتی کی دعا دے اور وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ کہے دونوں طرف سے لفظ سلام کے ذریعہ ہر وقت باسلامت رہنے کی دعا دی جائے، یہ سلامتی کسی وقت اور کسی حال کے ساتھ

مخصوص نہیں۔ یہ واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں فرشتوں نے عَلَيْكَ السَّلَامُ کے ساتھ حضرت آدم علیہ السلام کے سلام کا جواب دیا ہے اور خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلام کے جواب کو وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ جمع کے صیغہ کے ساتھ مشروع فرمایا ہے لہٰذا اسلام کے جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ ہی کہنا چاہئے اگرچہ ایک آدمی کے سلام کا جواب وَعَلَيْكَ السَّلَامُ کے ساتھ دینا بھی درست ہے۔

سلام کی فضیلت اور اہمیت

(۲) ﴿عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تُقْرِءُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ﴾ (متفق علیه البخاری باب السلام للمعرفة و غیر المعرفة رقم الحدیث: ۶۲۳۶)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کے اعمال میں سب سے بہتر عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ یہ ہے کہ کھانا کھلایا کرے اور اس کو بھی سلام کرے جس سے جان پہچان ہے اور اس کو بھی سلام کرے جس سے جان پہچان نہیں ہے۔" (بخاری)

تشریح: اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلامی اعمال میں کھانا کھلانے کو اور سلام کرنے کو خیر اور سب سے بہتر

بتایا ہے بعض دوسری حدیثوں میں دوسرے بعض اعمال کو مثلاً ذکر اللہ یا مجاہد فی سبیل اللہ یا والدین کی خدمت و اطاعت کو اسلام کے اعمال میں سے بہتر اور افضل قرار دیا ہے لیکن اس میں کوئی تضاد نہیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوابات کا فرق دراصل پوچھنے والوں کی حالت و ضرورت اور موقع و محل کے اعتبار سے ہے اور اسلامی نظام حیات میں ان سب ہی اعمال کو مختلف جہتوں سے خاص اہمیت اور عظمت حاصل ہے۔

(۳) ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ﴾ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح باب ما جاء فی افشاء السلام رقم الحدیث: ۲۶۸۸)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک تم مؤمن نہ ہوگے جب تک تم مؤمن نہ ہوگے جب تک جنت میں داخل نہ ہوگے اور مؤمن نہ ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ کروگے (پھر فرمایا) کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ اس پر عمل کروگے تو آپس میں محبت پیدا ہوگی؟ پھر فرمایا آپس میں خوب سلام کو پھیلاؤ۔" (ترمذی)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کا پھیلانا اور ایک دوسرے

کو سلام کرنا ایمان کی بنیاد پر ہے جان پہچان کی بنیاد پر نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ایمان جس پر داخلہ جنت کی بشارت کا وعدہ ہے وہ صرف کلمہ پڑھ لینے کا نام نہیں ہے ایمان کے بہت سے تقاضے ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ اہل ایمان میں باہمی محبت و مودت ہو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بڑے اہتمام کے ساتھ محبت کا ایک ذریعہ بتلایا ہے کہ ایک دوسرے کو سلام کرنے اور سلام کا جواب دینے سے دلوں میں محبت و مودت پیدا ہوگی۔

④ ﴿عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا أَیُّھَا النَّاسُ أَفْشُوْا السَّلَامَ وَ أَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَ صَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَ النَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوْا الْجَنَّۃَ بِسَلَامٍ﴾ (رواہ الترمذی فی کتاب صفۃ القیامۃ و الرقائق و الورع رقم الحدیث: ۲۴۸۵)

"حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: کہ اے لوگوں سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور رات کو نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔" (ترمذی)

تشریح: اس حدیث شریف میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نیک کاموں کی ہدایت فرمائی ہے اور ان کے کرنے والے کو جنت کی بشارت دی ہے ایک سلام کا پھیلانا جو اسلامی شعار ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلیم

فرمایا ہوا دعائیہ کلمہ ہے اس کی کثرت کی جائے جس سے ایسا رواج ہوجائے کہ اسلامی دنیا کی فضا اس کی لہروں سے معمور رہے۔

دوسرے اطعام الطعام یعنی اللہ تعالیٰ کے محتاج اور مسکین بندوں کو بطور صدقہ کے اور دوستوں اور عزیزوں کو اور اللہ کے نیک بندوں کو بطور ہدیہ اخلاص و محبت کھانا کھلایا جائے جو دلوں کو جوڑنے اور باہم محبت و الفت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور بخل جیسی مہلک بیماری کا علاج ہے۔

تیسرے راتوں کو نماز پڑھنا یہ بھی ثواب عظیم کا باعث ہے احادیث شریفہ میں قیام اللیل یعنی تہجد کی نماز کے بارے میں بہت سے فضائل وارد ہوئے ہیں۔

ان تین کاموں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دی ہے اور فرمایا ہے تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلامٍ (تم پوری سلامتی کے ساتھ جنت میں پہنچ جاؤ گے)

⑤ ﴿عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِیَادَةِ الْمَرِیْضِ وَ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ تَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِیْفِ وَ عَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ﴾

(رواہ البخاری باب افشاء السلام رقم الحدیث: ۶۲۳۵)

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو سات کام کرنے کا حکم فرمایا ① مریض

کی عیادت کرنا۔ (۲) اور جنازہ کے ساتھ پیچھے چلنا۔ (۳) اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔ (۴) اور کمزور و ضعیف کی مدد کرنا۔ (۵) اور مظلوم کی مدد کرنا۔ (۶) اور سلام کو پھیلانا۔ (۷) اور قسم کھانے والے کی قسم پوری کردینا۔" (بخاری)

(۶) ﴿عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ: دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ اِنَّ مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَۃِ بَذْلَ السَّلَامِ وَ حُسْنَ الْکَلَامِ﴾ (رواہ الحاکم و الطبرانی و ابن حبان کما فی الترغیب و الترھیب: ص۴۲۶ جلد۳)

"حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو جنت میں داخل ہوجانے کا ذریعہ بن جائے آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے سلام کو خرچ کرنا (یعنی خوب پھیلانا ہے) اور اچھی گفتگو کرنا ہے۔" (طبرانی)

تشریح: اس حدیث میں سلام کی کثرت اور اس کے پھیلانے کو موجب مغفرت اور جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ بتایا ہے جس سے سلام کی فضیلت اور اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(۷) ﴿عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَرَدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ وَ مَغْفِرَتُهٗ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ﴾ (رواه ابو داود و الترمذی، ابو داود: باب کیف السلام رقم الحدیث: ۶۲۶۵ و الترمذی: باب ماذکر فی فضل السلام رقم الحدیث: ۲۶۸۹)

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ آپ نے اس کا جواب دے دیا پھر وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کو دس نیکیاں ملیں، پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ آپ نے اس کا جواب دے دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کو بیس نیکیاں ملیں پھر تیسرا شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ آپ نے اس کا جواب دے دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا اس کو تیس نیکیاں ملیں۔" (ترمذی)

تشریح: اور ابوداود شریف کی روایت میں ہے کہ پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ وَ مَغْفِرَتُهٗ آپ نے فرمایا اس کو چالیس نیکیاں ملیں اور یہ بھی فرمایا کہ اسی طرح فضائل بڑھتے جاتے ہیں۔

سورۃ نساء میں فرمایا ہے: وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا (اور جب تمہیں کسی تحیۃ کے ذریعہ دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دے دو یا اسی کو لوٹا دو) اس سے معلوم ہوا کہ سلام کرنے والے کا جواب کم از کم اسی قدر ہو جتنا اس نے اپنے الفاظ میں ادا کیا ہے اور افضل یہ ہے کہ اس سے زیادہ الفاظ ادا کئے جائیں اور جس سے اس کی دعا سے زیادہ دعا ہو جائے اگر کسی نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا ہو تو کم از کم وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہہ کر جواب دے دیا جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ بھی شامل کر لیا جائے اگر سلام کرنے والے نے وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ بھی کہا تھا تو جواب میں وَبَرَکَاتُہٗ بھی بڑھا دیا جائے اور اسی طرح آگے سمجھ لیں۔

مسئلہ: سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ: سلام کا جواب خوب واضح طریقہ پر صاف الفاظ میں ایسی آواز سے دیا جائے کہ کم از کم سلام کرنے والا سن لے۔

⑧ ﴿عَنْ شَیْبَۃَ الْحَجَبِیِّ عَنْ عَمِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ یُصَفِّیْنَ لَکَ وِدَّ اَخِیْکَ تُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیْتَہٗ وَتُوَسِّعُ لَہٗ فِی الْمَجْلِسِ وَتَدْعُوْہُ بِاَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَیْہِ﴾

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ص ۳۳۱ ج ۶ رقم الحدیث: ۸۷۷۲)

"حضرت شیبۃ الحجی رحمہ اللہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں جو تیرے لئے بھائی

کی دوستی کو خالص کرنے والی ہیں جب ملاقات ہوتو تو اسے سلام کرے اور اس کے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کردے اور تو اس کو اس نام سے پکار جو اپنے ناموں میں اسے سب سے زیادہ پیارا ہے۔" (ترغیب)

⑨ ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَقِیَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ﴾ (رواہ ابو داود باب الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ یسلم علیہ رقم الحدیث: ۵۱۵۸)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو سلام کرے پھر اگر درمیان میں کوئی درخت یا دیوار کی آڑ ہوجائے اور دوبارہ ملاقات ہوجائے تو پھر دوبارہ سلام کرے۔"

(ابوداود)

تشریح: اس حدیث میں کثرت سلام کی ترغیب دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ سلام کا ملاقات سے تعلق ہے گھنٹہ گھڑی سے تعلق نہیں، جب بھی ملاقات ہو سلام کرے اگرچہ ذرا دیر پہلے ہی ملاقات ہونے پر سلام کیا گیا ہو پہلی مجلس بدل کر جب بھی دوسری مجلس شروع ہوجائے سلام کرلے اسی کو مثال دے کر فرمایا کہ اگر درخت دیوار درمیان میں آجائے اور پھر ذرا دیر بعد ہی ملاقات ہوجائے تو پھر سے سلام کرے یہ نہ سوچے ابھی تو سلام ہوگیا تھا اب کیا سلام کروں کل کو ملاقات ہوگی تو سلام کروں گا۔

⑩ ﴿عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ﴾

(رواه الترمذی باب ماجاء فی تشمیت العاطس رقم الحدیث: ۲۷۳۶)

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جو بڑی نیکیوں میں شمار ہیں جب ملاقات ہو تو سلام کرے اور جب وہ کسی ضرورت سے بلائے تو اس کی بات مانے اور جب اس کو چھینک آئے تو اس کا جواب دے (یعنی جب وہ الحمدللہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے) اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے (یعنی مزاج پرسی کرے) اور جب اس کی موت ہو جائے تو اس کے جنازہ کے پیچھے پیچھے جائے اور جو اپنے لئے پسند کرتا ہے ہو اس کے لئے پسند کرے (یعنی خوبیاں، اچھائیاں، طبعی مرغوبات)۔" (ترمذی، دارمی)

⑪ ﴿عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهُ إِلَى السُّوْقِ قَالَ فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَاطٍ وَلَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ إِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ وَأَنْتَ لَا

تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ فَقَالَ لِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَا أَبَا بَطْنٍ وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابَطْنٍ إِنَّمَا نَغْدُوْا مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلَى مَنْ لَقِيْنَاهُ ﴾

(رواہ مالک فی الموطأ باب السلام رقم الحدیث: ۱۹۱۱ص ۴۳۱ ج ۳)

''حضرت طفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا ان کا طریقہ تھا کہ وہ ہمیں بازار لے کر جاتے اور جس دکاندار اور جس فقیر و مسکین کے پاس سے گذرتے اس کو سلام کرتے تھے (اور کچھ خرید و فروخت کے بغیر واپس آجاتے) حضرت طفیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن ان ک خدمت میں حاضر ہوا تو معمول کے مطابق مجھے ساتھ لے کر بازار جانے لگے میں نے عرض کیا کہ آپ بازار جاکر کیا کریں گے نہ تو آپ کسی دوکان پر کھڑے ہوتے ہیں نہ کسی چیز کا سودا کرتے ہیں نہ بھاؤ ہی کی بات کرتے ہیں اور بازار کی مجلسوں میں بھی نہیں بیٹھتے (پھر آپ بازار کس لئے جاتے ہیں) یہیں پر بیٹھے کچھ باتیں کریں گے اور ہم استفادہ کرلیں گے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اے پیٹ والے (ان کا پیٹ ذرا کچھ بھاری تھا) ہم تو صرف اسی غرض اور نیت سے بازار جاتے ہیں کہ جس سے بھی ملاقات ہو اس کو سلام کریں۔'' (موطأ)

سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے

⑫ ﴿عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلسَّلَامُ اِسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَضَعَہٗ عَلَی الْاَرْضِ فَاَفْشُوْہُ بَیْنَکُمْ فَاِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ اِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ فَرَدُّوْا کَانَ لَہٗ عَلَیْھِمْ فَضْلُ دَرَجَۃٍ بِتَذْکِیْرِہٖ اِیَّاھُمُ السَّلَامَ فَاِنْ لَمْ یَرُدُّوْا عَلَیْہِ رَدَّ عَلَیْہِ مَنْ ھُوَ خَیْرٌ مِّنْھُمْ﴾

(رواہ البزار والطبرانی کما فی الترغیب: ص۴۲۸ ج ۳)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے سو تم آپس میں سلام کو عام کرو کیونکہ جب کوئی مسلمان آدمی کسی مجلس کے پاس سے گذرتے وقت ان کو سلام کرتا ہے اور اہل مجلس اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک فضیلت کا ایک بلند مقام حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس شخص نے سب کو سلام کی طرف متوجہ کی سو اگر مجلس والوں نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا تو ایسے لوگ اس کو جواب دیں گے جو اس مجلس والوں سے بہتر ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کے فرشتے)“ (ترغیب)

ابتدا بالسلام کی فضیلت

⑬ ﴿عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ أَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَأَھُمْ بِالسَّلَامِ﴾

(رواہ ابو داود باب فضل من بدا بالسلام رقم الحدیث: ۵۱۵۵)

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو لوگوں کو ابتداء خود سے سلام کرے۔“ (ابوداود)

تشریح: اس سے ابتداء خود سے سلام کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی، جو لوگ اس انتظار میں رہتے ہیں کہ ہمیں پہلے سلام کیا جائے پھر جواب دیں گے ان لوگوں میں تکبر بھرا ہوا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی بری چیز ہے، چونکہ خود سے سلام کرنے میں تواضع ہے اور اپنے نفس کی بڑائی کے جذبہ کو دبا دینا ہے اسی لئے آئندہ حدیث میں فرمایا ہے کہ جو شخص شروع میں سلام کرے وہ تکبر سے بری ہے۔

ایک صاحب گاؤں کے چوھدری تھے اور بہرے بھی تھے جب گھر سے باہر نکلتے اور بازاوں سے گذرتے تو جو بھی سامنے آتا اس سے کہتے تھے وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ چونکہ اپنے بارے میں بڑائی کا خیال تھا اسلئے یوں سمجھ کر کہ سامنے سے آنے والے شخص نے سلام کیا ہی ہوگا وعلیکم السلام کہتے جاتے تھے اور خود سے سلام نہیں کرتے تھے۔

نفس بڑا مکار ہے اسکے ارادوں اور امنگوں سے ہوشیار رہنا لازم ہے۔

⑭ ﴿عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیْئٌ مِنَ الْکِبْرِ﴾

(فی شعب الایمان کمافی مشکاۃ المصابیح ص: ۴۰۰)

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلے سلام کرنے والا تکبر سے بری ہے۔“ (بیہقی)

⑮ ﴿عَنْ أَبِیْ أُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ أَیُّھُمَا یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ: أَوْلَاھُمَا بِاللّٰہِ﴾ (رواہ الترمذی باب ماجاءَ فی فضل الذی یبدأ بالسلام رقم احدیث: ۲۶۴۹)

”حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ جب دو شخص آپس میں ملاقات کریں تو سلام سے ابتداء کرنے والا کون ہو آپ نے فرمایا وہ شخص ابتداً سلام کرتا ہے جو اللہ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔“

کسی گھر یا کسی مجلس میں پہنچتے وقت سلام

⑯ ﴿عَنْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی أَھْلِہٖ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَادْعُوْا اَھْلَہٗ بِسَلَامٍ﴾ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان مرسلا فصل فی سلام من

خرج من بيته ص ۴۴۷ ج ۶ رقم الحديث: ۸۸۴۵)

"حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب وہاں سے چلنے لگو تو انہیں سلام کے ساتھ رخصت کرو۔" (بیہقی)

⑰ ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا انْتَهٰی أَحَدُكُمْ إِلٰی مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَالَهُ أَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الاُوْلٰی بِأَحَقَّ مِنَ الاٰخِرَةِ﴾ (رواه الترمذى باب ماجاء فى التسليم عند القيام و القعود رقم الحديث: ۲۷۰۶)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی مجلس میں پہنچو تو سلام کرو اگر موقع مناسب جانو تو بیٹھ جاؤ پھر جب (روانہ ہونے کے لئے) کھڑے ہو تو دوبارہ سلام کرو کیونکہ جس طرح پہلی مرتبہ سلام کرنے کی اہمیت تھی اسی طرح دوسری مرتبہ بھی سلام کرنا اہم ہے۔" (ترمذی)

⑱ ﴿عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: حَقٌّ عَلٰی مَنْ يَّجْلِسُ فِیْ مَجْلِسٍ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيْهِمْ وَحَقٌّ عَلٰی مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ رَجُلٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْرَعَ مَا نَسِیَ﴾ (رواه البيهقى

فی شعب الیمان فصل فی السلام عند دخول المجلس و عن القیام منه رقم الحدیث: ۸۸۳۸)

"حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی مجلس میں آکر بیٹھے اس پر لازم ہے کہ وہ سلام کرے اور جو شخص وہاں سے اٹھ کر جانے لگے اس پر بھی لازم ہے کہ سلام کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی بات کرہی رہے تھے کہ ایک شخص مجلس سے اٹھ کر چل دیا اور سلام نہیں کیا آپ نے فرمایا یہ شخص کیسی جلدی بات کو بھول گیا۔" (بیہقی)

اپنے گھر والوں کو سلام

⑲ ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ﴾

(رواہ الترمذی باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ رقم الحدیث: ۲۶۹۸)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بیٹا جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جائے تو سلام کر یہ چیز تیرے لئے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا ذریعہ بنے گی۔"

⑳ ﴿عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلاسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَسْلِيْمُكَ عَلٰى أَهْلِكَ فَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ فِي الْاِسْلَامِ يَدَعُهُ وَمَنْ تَرَكَهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهُ﴾ (رواه البيهقي في شعب الايمان فصل في سلام من دخل بيته او بيتا ليس فيه احد رقم الحديث: ۸۸۴۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا اور نماز کو قائم کر، اور زکوۃ ادا کر، اور رمضان کے روزے رکھا کر، اور حج بیت اللہ کر، اور بھلی بات کا حکم کر، اور برائی سے روک دے، اور اپنے گھر والوں کو سلام کیا کر سو جس نے ان چیزوں میں سے کسی چیز کو کم کیا تو یہ (چونکہ) اسلام کا ایک حصہ تھا (اس لئے) اس نے اسلام کا ایک حصہ کم کردیا، اور جس نے ان سب ہی چیزوں کو چھوڑ دیا تو اسلام نے اس کی طرف سے اپنی پشت پھیرلی (یعنی اس کے پاس اسلام کا کچھ حصہ باقی نہیں رہا۔"

(۲۱) ﴿عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَالَ لِشَيْءٍ فَعَلْتَهُ لِمَ فَعَلْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ كَسَرْتُهُ لِمَ كَسَرْتَهُ وَكُنْتُ وَاقِفًا عَلٰى رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ الْمَاءَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ ثَلَاثَ خِصَالٍ

تَنْتَفِعُ بِهَا قَالَ قُلْتُ بَلٰى بِاَبِیْ وَ اُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ لَقِیْتَ مِنْ اُمَّتِیْ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ یَطُلْ عُمُرُكَ وَ اِذَا دَخَلْتَ بَیْتَكَ فَسَلِّمْ عَلَیْهِمْ یَكْثُرْ خَیْرُ بَیْتِكَ وَصَلِّ صَلَاةَ الضُّحٰی فَاِنَّهَا صَلَاةُ الْاَبْرَارِ ﴾ (رواه البیهقی فی شعب الایمان ص۲۲۷ ج۶ باب فی مقاربة اهل الدین وموادتهم و افشاء السلام بینهم رقم الحدیث:۸۷۵۸)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے سو آپ نے کبھی کسی چیز کے بارے میں یوں نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا اور کسی چیز کو توڑنے پر مجھ سے کبھی یوں نہیں فرمایا کہ یہ چیز کیوں توڑی، اور میں ایک مرتبہ آپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کو اوپر اٹھایا اور ارشاد فرمایا کیا میں تجھ کو ایسی تین خصلتیں نہ بتادوں جن کو اپنانے سے تجھ کو فائدہ ہو؟ میں نے عرض کیا ضرور بتادیجئے یا رسول اللہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں آپ نے ارشاد فرمایا ① میری امت میں سے جس کسی سے ملاقات ہو اس کو سلام کر۔ ② اور جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر اس سے تیرے گھر کی خیر بڑھے گی۔ ③ اور اشراق کی نماز پڑھا کر کیونکہ وہ نیک لوگوں کی نماز ہے۔" (بیہقی)

سلام نہ کرنے والا سب سے زیادہ بخیل ہے

㉒ ﴿عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ فِي الدُّعَاءِ وَ أَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ ﴾

(رواه البيهقي في شعب الايمان ص۴۲۹ ج۶ رقم الحديث: ۸۷۶۷)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ ہے جو دعاء کرنے سے بھی عاجز ہو اور لوگوں میں سب سے بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔" (بیہقی)

تشریح: دعاء کرنے میں تو کوئی جسمانی قوت استعمال نہیں ہوتی صرف دل حاضر کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگا جاتا ہے اس میں کوئی پہاڑ نہیں توڑنے پڑتے پتھر نہیں اٹھانے پڑتے جو شخص دعاء بھی نہ کر سکے ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر عاجز کون ہوگا، نیز سلام کرنے میں کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا نہ مال نہ دولت نہ روپیہ پیسہ پھر بھی کوئی شخص سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے اس سے بڑھ کر بخیل اور کنجوس کون ہو سکتا ہے۔

کون کس کو سلام کرے

سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

۲۳ ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَ

الْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَ الْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ﴾ (رواه البخاری ص۹۲۱

ج ۲ باب تسلیم الراکب علی الماشی رقم الحدیث: ۶۲۳۲)

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوار آدمی پیدل چلنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔" (بخاری)

عورتوں کو سلام کرنا

(۴۴) ﴿عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ﴾

(رواہ احمد فی مسندہ کما فی مشکاۃ المصابیح)

"حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے ان کو سلام کیا۔" (مسند احمد)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو سلام کرنا بھی درست ہے البتہ اس میں اس عمل کا خیال رکھا جائے کہ بے پردگی نہ ہو اور کسی ایسے میل ملاپ کا خدشہ نہ ہو شرعاً جس کی اجازت نہیں۔

بچوں کو سلام کرنا

(۴۵) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ﴾

(رواہ مسلم باب استحباب السلام علی الصبیان ج ۲ ص ۲۱۴)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گذرے تو ان کو سلام کیا۔" (مسلم)

تشریح: قانون تو یہی ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے لیکن اگر کوئی بڑا چھوٹوں کو سلام کرے خصوصاً جب کہ چھوٹے کو سکھانا بھی مقصود ہو تو یہ بھی ثواب کا کام ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بچوں کو سلام کرکے یہ بھی بتادیا کہ چھوٹوں کو سلام کرنا بھی ممنوع نہیں اور بچوں کو سلام کی تعلیم بھی دے دی۔

چھوٹے بڑوں کو سلام کریں

(۲۶) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ ﴾

(رواہ البخاری باب تسلیم الصغیر علی الکبیر رقم الحدیث: ۶۲۳۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کی جماعت کو سلام کریں۔" (بخاری)

دوسرے کا سلام پہنچانا

(۲۷) ﴿عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ﴾

(رواہ الترمذی باب ماجاء فی تبلیغ السلام رقم الحدیث: ۲۶۹۳)

"حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے فرمایا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔" (ترمذی)

(۲۸) ﴿عَنْ غَالِبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيْكَ السَّلَامُ﴾

(رواہ ابوداود باب ابلاغ السلام رقم الحدیث: ۵۱۸۹)

"حضرت غالبؒ بیان فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص وہاں آیا اور کہا کہ میرے باپ

نے میرے دادا سے روایت بیان کی کہ مجھ کو میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا کہ آپ کے پاس جا اور آپ کو میرا سلام کہہ دے، چنانچہ میں آپ کے پاس آیا اور کہا میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا عَلَيْكَ وَعَلَى اَبِيْكَ السَّلَامُ (تجھ پر اور تیرے والد پر سلام ہو۔)'' (ابوداود)

تشریح: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص کسی کے ذریعہ سلام بھیجے تو سلام کے جواب میں سلام لانے والے کو بھی شریک کرلے اور یوں کہے عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

بغیر سلام کئے کسی کے پاس داخل نہ ہوں

(۲۹) ﴿عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَبَنٍ وَ جِدَايَةٍ وَضَغَا بِيْسَ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ﴾

(رواه الترمذی کمافی مشکاة المصابیح ص ۴۰۱)

''حضرت کلدة بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ اور ہرن (کا گوشت) اور ککڑیاں دے کر بھیجا (اس وقت) آپ مکہ مکرمہ کے بلند

علاقہ میں تشریف فرما تھے میں آپ کے پاس داخل ہوا اور سلام نہیں کیا آپ نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور دوبارہ آکر یوں کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ (تم پر سلام ہو کیا میں داخل ہو جاؤں۔)" (ترمذی)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اندر کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل نہ ہو اور داخل ہونے سے پہلے سلام بھی کرے اور اندر جانے کی اجازت بھی لے جس کے الفاظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتادیئے کہ یوں کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُ (تم پر سلامتی ہو کیا میں اندر آجاؤں)

۳۰ ﴿عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ﴾

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کمافی مشکاۃ المصابیح ص ۴۰۱)

"حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سلام کے ساتھ ابتداء نہ کرے اس کو (اندر آنے کی) اجازت نہ دو۔" (بیہقی)

سلام راستہ کے حقوق میں داخل ہے

۳۱ ﴿عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِیَّاکُمْ وَ الْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا فَقَالَ فَإِذَا أَبَیْتُمْ إِلَّا

الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوْا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾

(رواہ البخاری باب بدء السلام رقم الحدیث: ۶۲۲۹)

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستوں میں نہ بیٹھوں، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارے پاس ان مجالس کے سوا اور کوئی جگہ نہیں ہے جہاں بیٹھ کر ہم باتیں کرسکیں، آپ نے فرمایا اگر تمہیں راستوں میں بیٹھنا ہی ہے تو راستے کا حق ادا کرو، عرض کیا یارسول اللہ راستہ کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا ① نظریں نیچی رکھنا (تاکہ کسی ایسی جگہ نظر نہ پڑے جہاں نظر ڈالنا جائز نہیں) ② اور تکلیف دینے سے بچنا اور ③ سلام کا جواب دینا اور ④ بھلی بات کا حکم کرنا اور ⑤ برائی سے روکنا۔“ (بخاری)

سلام کے ذریعہ آپس کی رنجشوں کو دور کرنا

㉜ ﴿عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ﴾ (رواه البخاری باب السلام للمعرفة وغير المعرفة رقم الحديث: ۶۲۳۸)

"حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انسان کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلّق کرے ملاقات کر رہے ہیں تو یہ ادھر کو اعراض کر رہا ہے اور وہ دوسری طرف کو اعراض کر رہا ہے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔" (بخاری)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب دو آدمیوں میں رنجش ہو قطع تعلّق ہو اور سلام کلام بند ہو تو دونوں کو چاہئے کہ جلد سے جلد رنجش دور کریں تین دن سے زیادہ سلام کلام بند رکھنا حرام ہے اور تین دن تک قطع تعلّق کی اجازت یہ آخری حد ہے اس سے پہلے ہی تعلّق صحیح کرنے کی کوشش کریں نفس کو آمادہ کریں چونکہ نفس متکبر ہوتا ہے اور جھکنا نہیں چاہتا اس لئے جو شخص سلام میں پہل کرے اس کی فضیلت زیادہ ہے۔

کس حالت میں سلام کرنا درست نہیں

۳۳ ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ﴾ (رواه الترمذی باب ماجاء فی کراهية التسليم علی من يبول رقم الحديث: ۲۷۲)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سلام کیا اس حال میں کہ آپ

پیشاب فرما رہے تھے آپ نے اس شخص کے سلام کا جواب نہیں دیا۔“
(ترمذی)

تشریح: اس حدیث شریف میں بتادیا کہ جو شخص قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہوا ہو اس کو سلام نہ کیا جائے اگر کسی نے سلام کر بھی لیا تو اس پر سلام کا جواب دینا ضروری نہیں، نیز علماء کرام نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھنے والے اور تلاوت کرنے والے اور ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والے اور حدیث بیان کرنے والے اور خطبہ دینے والے اور خطبہ سننے والے اور علم دین پڑھنے پڑھانے میں جو شخص مشغول ہو اور جو شخص تلبیہ پڑھ رہا ہو اسی طرح جو قاضی قضا کے کام میں مشغول ہو اور جو شخص اذان واقامت کہہ رہا ہو ان کو اس حالت میں سلام نہ کیا جائے اور اگر ان لوگوں کو کوئی شخص سلام کرے تو جواب دینا واجب نہیں۔

خلاف شرع عمل کرنے والے کو سلام کا جواب نہ دیا جائے

(۳۴) ﴿عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى أَهْلِيْ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُوْنِيْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ﴾ (رواہ ابو داود کما فی مشکاۃ المصابیح ص: ۳۸۱)

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ سفر سے واپس اپنے گھر والوں کے پاس لوٹا اس حال میں کہ دونوں ہاتھ پھٹ گئے تھے تو میرے گھر والوں نے میرے ہاتھوں پر زعفران ملی ہوئی خوشبو کا لیپ کردیا پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور فرمایا جا اور اس کو دھو ڈال۔“ (ابوداود)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی خلاف شرع کام کرے اس کو جواب نہ دیا جائے اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ جو لوگ شطرنج کھیل رہے ہوں ان کو سلام نہ کیا جائے اسی طرح جو شخص نشہ پئے ہوئے ہو اس کو سلام نہ کرے، گانے بجانے والا اور کبوتر اڑانے والے کو بھی سلام کرنا گناہ ہے، جو شخص علانیہ گناہ کرتا ہو اسے بھی سلام کرنا ممنوع ہے۔

ایک آدمی کا سلام کرنا اور جواب دینا کافی ہے

٣٥ ﴿عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوْا أَنْ يُسَلِّمَ أَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ﴾ (رواه ابوداود باب ماجاء فی رد الواحد عن الجماعة رقم الحديث: ١٥٦٨)

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

گذرنے والوں کی جماعت میں سے اگر ایک شخص سلام کرے تو یہ سب کی طرف سے کافی ہے اور اگر بیٹھی ہوئی جماعت کو کسی نے سلام کیا تو ایک شخص کا جواب دینا کافی ہے۔" (ابوداود)

تشریح: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر چند لوگوں کی جماعت کہیں سے گذر رہی ہو تو پوری جماعت میں سے ایک آدمی کا سلام کرنا کافی ہے اسی طرح اگر کسی نے بیٹھے ہوئے چند آدمیوں کو سلام کیا تو ان سب پر اس شخص کے سلام کا جواب دینا لازم نہیں ہے بلکہ واجب ادا کرنے کے لئے ان میں سے ایک شخص کا جواب دینا کافی ہے۔

درمیانی آواز سے سلام کیا جائے

(۳۶) ﴿عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ قَالَ: كُنَّا نَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبَهُ مِنَ اللَّبَنِ فَيَجِيْئُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ﴾

(رواہ مسلم رقم الحدیث: ۲۰۵۵)

"حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے آپ کا حصہ دودھ میں سے بچا کر رکھ لیتے تھے آپؐ رات کو تشریف لاتے تو اس طرح سلام کرتے کہ اس کی آواز سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والے کو سنائی

دے دے۔" (مسلم)

مصافحہ

۳۷ ﴿عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ سَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فَإِنَّ أَحَبَّهُمَا إِلَى اللّٰهِ أَحْسَنُهُمَا بِشْرًا لِصَاحِبِهٖ فَإِذَا تَصَافَحَا نَزَلَتْ عَلَيْهِمَا مِائَةُ رَحْمَةٍ وَلِلْبَادِي مِنْهُمَا تِسْعُوْنَ وَلِلْمُصَافِحِ عَشَرَةٌ﴾

(رواہ البزار کما فی الترغیب ص ۴۳۳ ج ۳)

"حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو شخص آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو سلام کرتا ہے تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اپنے چہرہ پر بشاشت اور مسکراہٹ رکھتا ہو سو جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن میں سے سلام سے ابتداء کرنے والے کو نوے (۹۰) رحمتیں ملتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کو دس۔" (بیہقی)

۳۸ ﴿عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا

قَبْلَ أَنْ يَّفْتَرِقَا﴾ (رواہ ابوداود (باب المصافحة) رقم الحديث: ۵۱۲۰)

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ جب آپس میں دو مسلمانوں کی ملاقات ہو اور وہ مصافحہ کریں تو ان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے جدا ہونے سے پہلے۔" (ابوداود)

تشریح: سلام کے علاوہ ملاقات کے وقت محبت و مسرت اور جذبہ اکرام و احترام کے اظہار کا ایک ذریعہ مصافحہ بھی ہے جو عموماً سلام کے ساتھ یا اس کے بعد ہوتا ہے اور اس سے سلام کے مقاصد کی تکمیل ہوتی ہے بعض دوسری احادیث میں یہی بات فرمائی گئی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلام کا تکملہ مصافحہ ہے۔ (ترمذی صفحہ ۱۰۲ جلد ۲)

غیر مسلموں سے سلام

(۳۹) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ﴾ (رواہ مسلم باب النهي عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم ج ۱۴ ص ۱۴۸)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ

کرو اور جب ان کو راستہ میں ملو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مجبور کرو۔" (مسلم)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر کو سلام نہ کیا جائے کیونکہ کافر سلامتی کا اہل نہیں ہے اگر کسی مجبوری میں سلام کرنا پڑے یا کافر سلام کرے تو ایسے الفاظ کہہ دے کہ جس سے وہ یوں سمجھ لے کہ میرا جواب ہوگیا مثلاً گوڈ مورننگ یا گوڈ نائٹ وغیرہ کہہ دے یا مزاج پرسی کرلے یا طبیعت پوچھ لے بال بچوں کا حال دریافت کرلے۔

حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ جب تم جارہے ہو اور سامنے سے کوئی کافر آجائے تو اسے مجبور کرو کہ سب سے زیادہ تنگ راستہ میں چلے مطلب یہ ہے کہ کشادہ راستہ اور اچھی جگہ اپنے لئے اختیار کرے کافر کا اکرام احترام نہ کرے جب تم اپنی رفتار کے لئے اچھی جگہ اختیار کرلوگے تو مجبوراً اسے دوسری جگہ میں چلنا پڑے گا۔

یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں اور مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ کافروں کے سامنے بچھے جاتے ہیں اور ان میں کسی سے مصافحہ ہوجائے تو اس کو اپنے لئے بڑی فخر کی بات سمجھتے ہیں اپنے ایمان کی قدر و قیمت نہیں کافر کی بڑائی ذہن میں گھسی ہوئی ہے۔

(۴۰) ﴿عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَ الْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ﴾ (رواہ البخاری

باب التسلیم فی مجلس فیه اخلاط من المسلیمن و المشرکین و رقم الحدیث: ۶۲۵۴)

"حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گذرے اس میں ملے جلے لوگ تھے مسلمان بھی مشرک بھی بت پرست اور یہودی بھی آپؐ نے ان کو سلام کیا۔" (بخاری)

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی مجلس میں مسلمان و غیر مسلمان بیٹھے ہوں تو مسلمانوں کی نیت کر کے سلام کرلیا جائے کافروں کی موجودگی کو اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام سے محروم رکھنے کا ذریعہ نہ بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان احادیث شریفہ پر عمل کرنے کی اور اسلام کے اس عظیم شعار کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بچوں کیلئے چند مفید کتابیں

روضۃ الاطفال (حصہ اول -/20 حصہ دوم -/20 حصہ سوم -/25) حضرت مولانا محمد حسین صدیقی	65/-
حضرت مجدد الف ثانیؒ اور ان کے مشہور خلفاء	35/-
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فضائل و مناقب	18/-
حافظ قرآن کا مقام	25/-
تذکرہ حضرت بلال حبشی اور حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ	22/-
جنت کی ضمانت	45/-
تذکرہ سیدنا حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ	22/-
تذکرہ سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	22/-
مدینے کے فضائل	15/-
دعوت حق	22/-
عیادت مریض کے فضائل	30/-
مسجد کے فضائل اور احکام و آداب	30/-
مستند معمولات صبح و شام	30/-
فتنۂ ٹی وی (مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب)	45/-
لاڈلے رسول ﷺ کی چہیتی بیٹی (مولانا محمد حسین صدیقی)	50/-
سبق آموز واقعات	45/-
گلزار سنت ﷺ (مولانا ارشاد احمد فاروقی)	85/-
مسواک کے فضائل (مولانا مفتی ارشاد صاحب)	45/-
اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتیں اور اُن کا شکر (مولانا عبدالعزیز صاحب)	50/-
مسنون دعائیں (جیبی سائز) حضرت مولانا عاشق الٰہیؒ صاحب	20/-